میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا

(الہام حضرت مسیح موعود)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

وفا ۱۳۴۸ ھش

ربیع الثانی جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

جولائی ۱۹۶۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

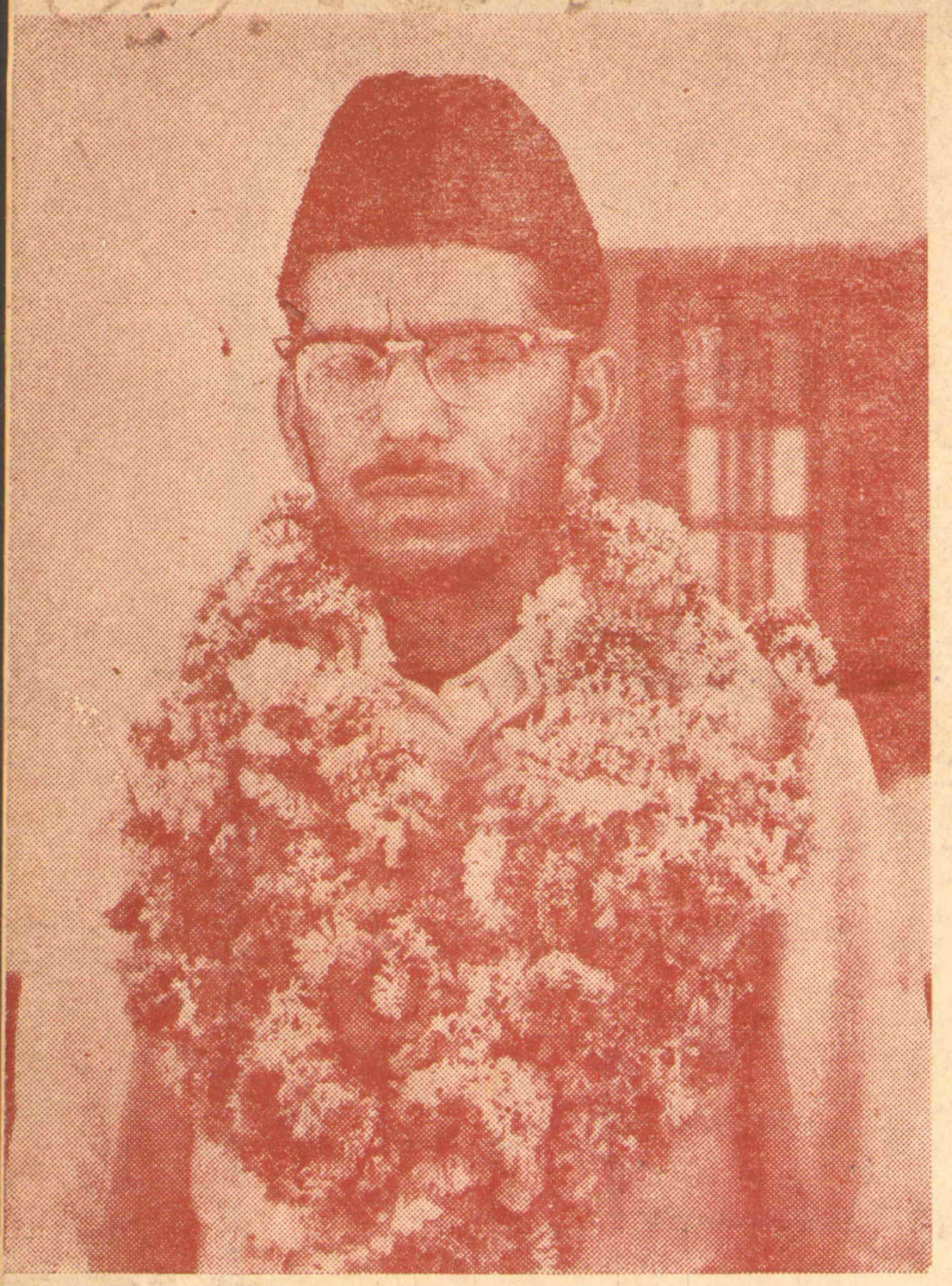

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ماریشس

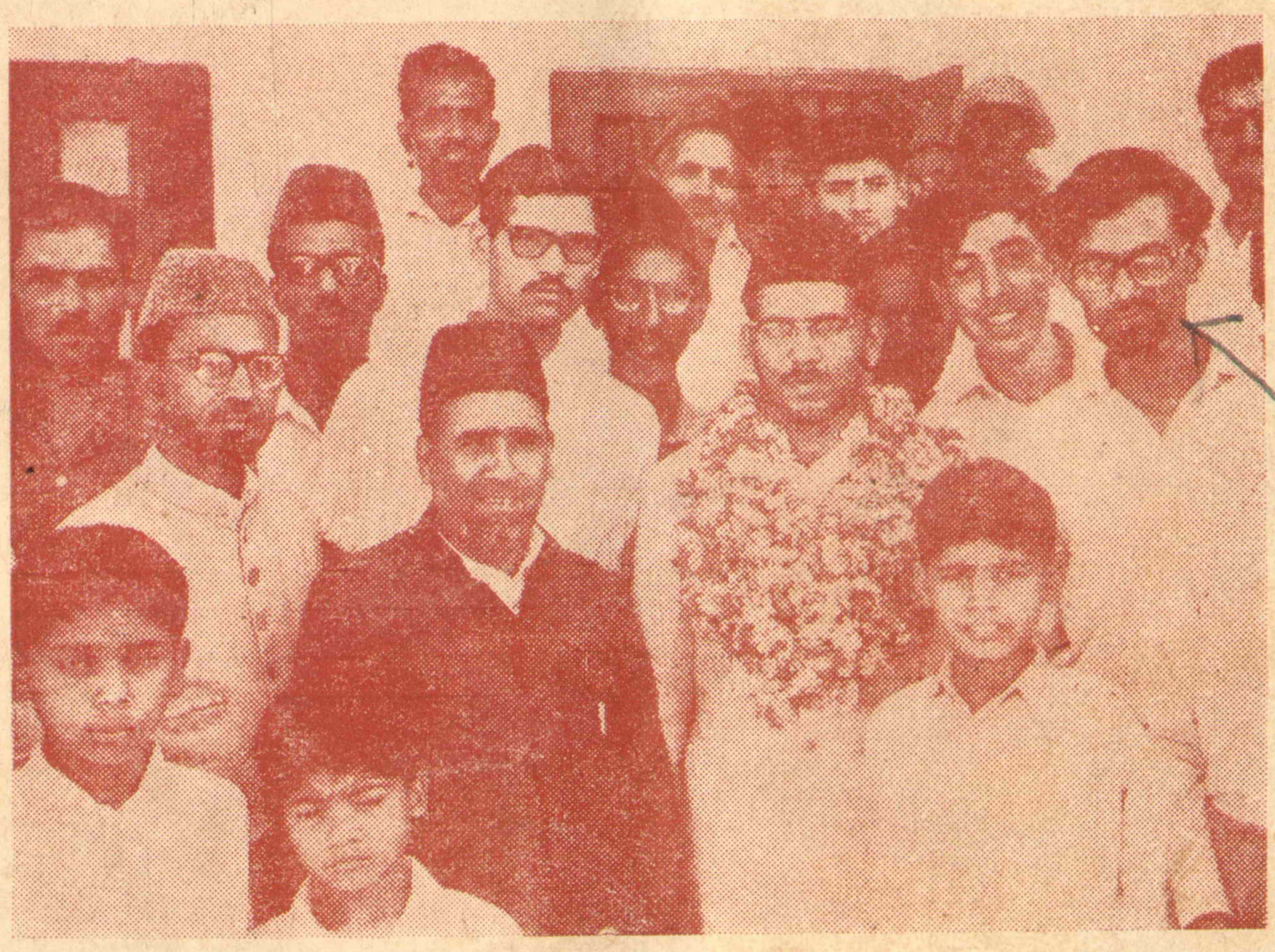

یہ تصویر ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر لی گئی

Maulvi Mohammad Aslam Qureshi before leaving for Mauritius.

ایڈیٹر

نسیم سیفی

امتحان اور بھی ہیں

بچے ہوں یا بڑے زندگی میں ہر نیا قدم ایک امتحان ہوتا ہے۔ بچے اپنی فطری بے فکری کے سبب مستقبل سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ لیکن بڑوں کو ہر لمحہ پیش آنے والے مسائل فکرِ فردا میں غلطاں رکھتے ہیں۔ فکرِ فردا دور اندیشی کی علامت ہے۔ اور بچت دور اندیشی کا امتحان۔ خود بچایئے اور اپنے بچوں کو بھی بچت کی ترغیب دیجیے۔

آج ہی ہمارے بنک میں اپنے اور
اپنے بچّے کے نام سیونگ اکاؤنٹ کھولیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ABL

آسٹریلیشیا بنک

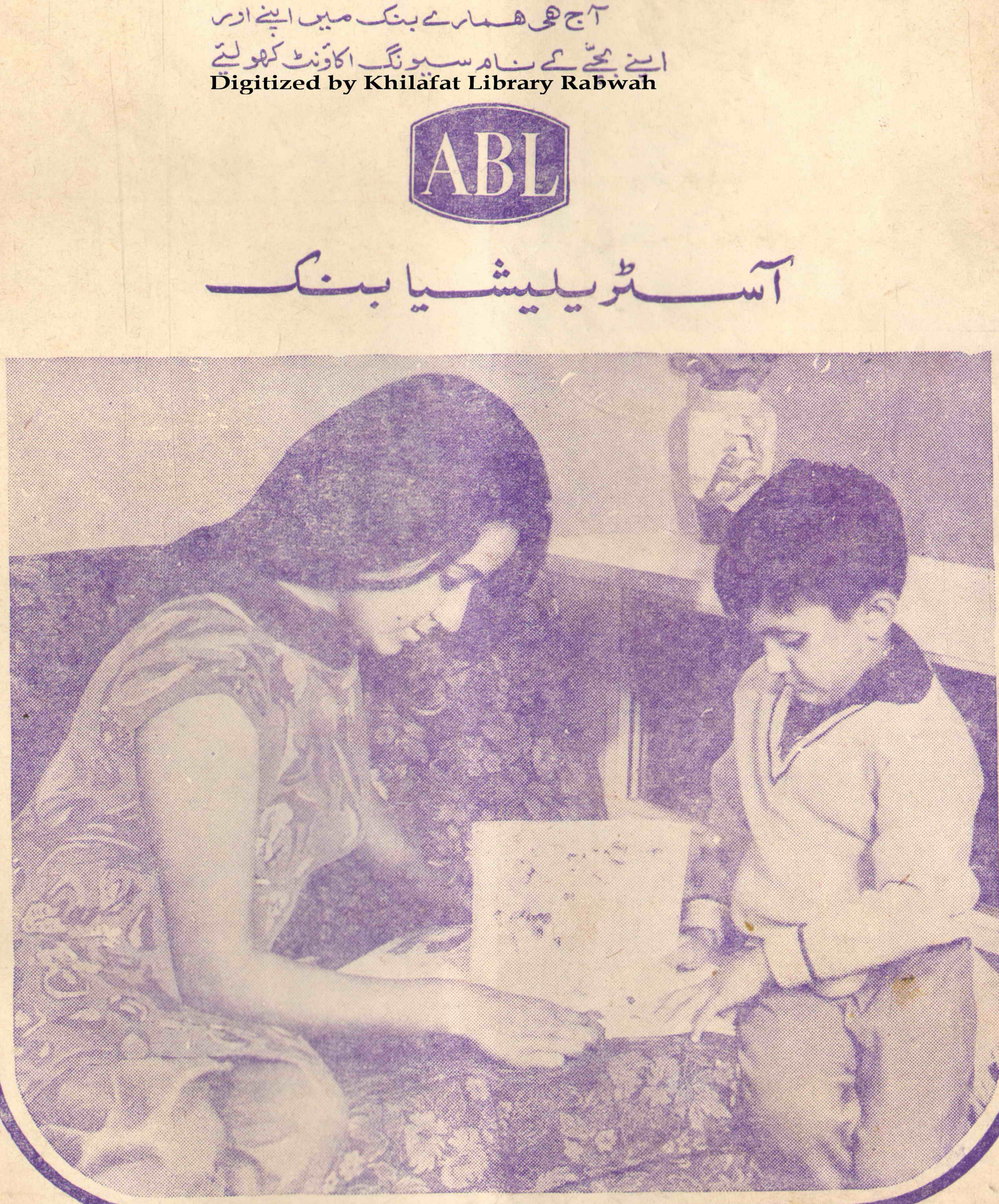

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

وفا ۱۳۴۸ ہش

(جولائی سنہ ۱۹۶۹ء)

(ایڈیٹر)

نسیم سیفی

سالانہ چندہ: دو روپے ۲؍ فی پرچہ: بیس پیسے

جملہ خط و کتابت بنام مینجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے!

۱- خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲- پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

۳- چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

ترتیب

- قابلیت و اطاعت (اداریہ) ص ۲
- محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر کا تبلیغی دورہ۔ ۳
- مبلغینِ اسلام کی روانگی ۴
- یہوواہ وٹنسز تحریک ۵
- نجات ـــــ از روئے اسلام و عیسائیت ۱۳
- کاروانِ اسلام ـــــ (تحریک جدید کی خبریں) ۱۶
- خدائی اشارہ ۲۱
- احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کی سرگرمیاں ۲۱
- احمدیہ سیکنڈری سکول بو کی عظیم الشان کامیابی ۲۲
- اشتہارات ۲۳

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

طالبِ دعا - نور الدین خوشنویس ربوہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۵ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۷

وفا ۱۳۴۸ھ

(جولائی ۱۹۶۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارتیہ

قابلیّت اور اطاعت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ زندگی کی سکیم پیش فرما کر سینکڑوں بلکہ ہزاروں انسانوں کو بطیبِ خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیوں کا ہر لمحہ پیش کر دینے کی سعادت حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ اور ان واقفین کے ذریعہ نہ صرف دُنیائے اسلام میں بلکہ ساری دُنیا میں ایک مفید طاقت کو مصروفِ عمل کر دیا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اِس سکیم کے ماتحت اسلام اور انسانیت کی خدمت میں اپنی تمام قابلیتوں اور طاقتوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔

وقفِ زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے ـــــ یعنی زیادہ سے زیادہ مفید کام کرنے ـــــ کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک دو حوالے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"وہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو اِس بات پر آمادہ ہوں کہ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ دکھائیں گے۔ عقل سے کام لیں گے اور تیسرے محنت سے کام کرنے والے ہوں۔ چوتھے اخلاص سے کام کرنے والے ہوں۔ پانچویں قابلیت رکھتے ہوں (باقی صـ۴ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر کا تبلیغی دورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جس اشاعتِ اسلام اور غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم کا آغاز ہوا تھا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ کی قائم فرمودہ تحریکِ جدید کے ذریعہ اس کو روز افزوں ترقی اور وسعت حاصل ہو رہی ہے۔ جو لوگ اس مشن کی تکمیل میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لے رہے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے عظیم الشان افضال کے مورد بنتے ہیں۔ حضرت مسیحِ پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جو اِس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۴)

بیرونی ممالک میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید مورخہ ۱۶ رجون کو ایران، ترکی، یوگوسلاویہ اور بعض دیگر یورپین ممالک کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ مورخہ ۱۵ رجون کو نمازِ مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اِس دورہ کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ اِس موقعہ پر سب احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور اپنی پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ ان کو الوداع کہا۔

یاد رہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب اِس سے قبل یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرقِ بعید کے متعدد ممالک کا کئی بار دورہ فرما چکے ہیں۔ اِن دوروں میں آپ نے متعدد مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور بعض مساجد کا افتتاح فرمایا۔ متعدد جلسوں اور کانفرنسوں سے خطاب فرمایا اور بیرونی ممالک میں تبلیغی و تربیتی مساعی کا جائزہ لینے کے علاوہ توسیعِ اشاعتِ اسلام کے مواقع مشاہدہ کئے نیز مبلغین کرام کو قیمتی ہدایات سے نوازا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے اِن دوروں سے جہاں ایک طرف تبلیغی مساعی اور تربیتی کوششوں میں بہت اضافہ ہوا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقبل میں وسیع بنیادوں پر اشاعتِ اسلام کے راستے بھی کھل گئے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آپ کم و بیش ایک ماہ کے بعد انشاء اللہ واپس پاکستان تشریف لائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کے اِس تبلیغی دورہ کو بے حد کامیاب فرمائے، رُوح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور اِس دورہ کے نتیجہ میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں مزید سہولت، وسعت اور استحکام پیدا کر دے اور دُنیا بہت جلد اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا کا نظارہ دیکھ لے، آمین +

مبلّغین اسلام کی روانگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ مکرم جناب میر مسعود احمد صاحب ایم۔اے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مؤرخہ ۱۲ جون کو مع اہل و عیال ربوہ سے ڈنمارک جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے دو روز قبل تحریکِ جدید گیسٹ ہاؤس میں ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی دی گئی جس میں تحریک جدید کے وکلاء اور دیگر تمام کارکنان شامل ہوئے۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد دعائیہ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے اپنی ایک دعائیہ نظم پیش کی جو انہوں نے خاص اِسی موقع کے لئے کہی تھی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر نے اجتماعی دعا کروائی جس میں سب حاضرین شامل ہوئے۔ بعد ازاں سب حاضرین نے محترم میر مسعود احمد صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا تبلیغِ اسلام کے لئے جانا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ کی کوششوں میں بہت برکت دے۔ آمین

○ مکرم جناب قریشی محمد اسلم صاحب شاہد تبلیغِ اسلام کی غرض سے مؤرخہ ۲۸ مئی کو ربوہ سے مارشیس جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ دفتر وکالتِ تبشیر میں ایک الوداعی پارٹی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر نے آپ کے سفر اور تبلیغی مساعی میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ اب مارشیس سے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ محترم قریشی صاحب چند روز کراچی میں قیام کے بعد ۱۰ جون کو بخیریت مارشیس پہنچ چکے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مارشیس میں جانا بہت بابرکت کرے اور اس سرزمین کو اسلام کے نور سے منوّر کرے۔ آمین +

بقیہ اداریہ | اِن اوصاف کے ساتھ ہی یہ وقف مفید ہو سکتے ہیں۔ قابلیت اور اطاعت کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ محض وقف سے کام نہیں بنتا بلکہ ایسے وقف سے کام بنتا ہے کہ انسان محنت مشقت، قربانی اور اطاعت سے کام کرنے کے لئے تیار ہو۔"

نیز حضورؒ فرماتے ہیں:۔ "انتخاب کرنے کا اختیار تو ہمارا ہوگا مگر جو اپنے آپ کو پیش کریں وہ محنت اور قربانی کیلئے تیار ہو کر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سوا اور ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنے آپکو پیش کریں۔"

اللہ تعالیٰ سب واقفین زندگی کو توفیق دے کہ وہ حضورؒ کے معیار پر پورے اُترنے والے ہوں۔ آمین +

نسیم سیفی

"یہوواہ وٹنسز" تحریک

(آخری قسط)

آخری جنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق عام عیسائیوں کا تو یہ خیال ہے کہ مسیح دوبارہ آئیں گے تو ساری دنیا کے اعمال کے لئے عدالت کریں گے اور اپنے ماننے والوں اور دوسروں کو الگ الگ کر کے یہ فیصلہ دیں گے کہ ان کے ماننے والے ہمیشہ کی آرام دہ زندگی بسر کریں اور نہ ماننے والے ایسے جہنم میں ڈال دیئے جائیں جہاں ہمیشہ آگ دہکتی رہے گی اور لوگ دانت پیستے رہیں گے۔

لیکن یہوواہ وٹنسز کو اس سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ آخری ایک ہزار سال (جس میں اب ہم زندگی بسر کر رہے ہیں) عدالت کا دن ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے) جب سے مسیح آسمان پر گئے تھے خدا یہوواہ نے شیطان کو کھلا چھوڑ رکھا تھا اب جبکہ واپس آ گئے ہیں تو خدائی ارادوں کے مطابق خدا کی بادشاہت کا زمانہ شروع ہو گیا ہے۔ ایک طرف خدا اپنی فوجوں کو جمع کر رہا ہے اور دوسری طرف شیطان۔ کچھ عرصہ بعد جس کی تعیین وہ نہیں کر سکتے کفر و ایمان کی جنگ ہو گی۔ اس جنگ کا نام Armageddon ہے۔ یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ عام عیسائی سمجھتے ہیں کہ دنیاوی جنگیں بھی اس نام سے موسوم کی جا سکتی ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ Armageddon کی جنگ تو خاص طور پر خدا کی فوجوں جن کے سپہ سالار یسوع مسیح ہوں گے اور شیطان کی فوجوں کے درمیان ہو گی۔ اس جنگ میں شیطان کو شکست فاش ہو گی اور وہ اور اس کے ساتھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ خدا کی حکومت قائم ہو جائے گی اور ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم ہو جائیگی کہ پھر اس میں کسی رخنہ کا خوف نہ رہے گا۔

اس جنگ کے بعد یسوع مسیح اپنے جسم کو لیکر (جسم سے مراد ایک معین تعداد میں ان کے متبعین ہیں) (Body of Christ) آسمانی بادشاہت میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ معین تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار (۱۴۴۰۰۰) افراد کی ہے۔

Armageddon کو عبرانی زبان میں ہر مجدون کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ نئے عہد نامے کی کتاب

مکاشفہ کے سولھویں باب کی سولھویں آیت میں ملتا ہے۔ یہ آیت اور اس سے پہلی دو آیات اس طرح ہیں:-

"یہ شیاطین کی نشانی دکھانے
والی روحیں ہیں جو قادرِ مطلق خدا کے
روزِ عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع
کرنے کے لئے ساری دنیا کے
بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔
دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔
مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے اور
اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے
تاکہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اس
کی برہنگی نہ دیکھیں اور انہوں
نے اُن کو اُس جگہ جمع کیا جس کا نام
عبرانی میں "ہر مجدون" ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تعداد انجیل کی ان آیات سے لی جاتی ہے۔ مکاشفہ کی کتاب کے ساتویں باب میں تیسری اور چوتھی آیت یہ ہے:-

"جب تک ہم اپنے خدا کے
بندوں کے ماتھے پر مُہر نہ کر لیں
زمین اور سمندر اور درختوں کو
ضرر نہ پہنچانا اور جن پر مہر کی گئی
مَیں نے ان کا شمار سُنا کہ بنی اسرائیل
کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ
چوالیس ہزار پر مُہر کی گئی۔"

دنیا کے آغاز سے لے کر انجام تک کُل ایک لاکھ چوالیس ہزار لوگ ہوں گے جن کو آسمانی بادشاہت میں داخل کیا جائے گا۔

گزشتہ زمانوں کا تو کیا کہنا صرف موجودہ وقت میں یہوواہ وٹنسز ایک لاکھ چوالیس ہزار سے زیادہ ہیں تو پھر کیا یہ سب کے سب آسمانی بادشاہت میں داخل نہ کئے جائیں گے۔ یہوواہ وٹنسز اس بات کا جواب نفی میں دیتے ہیں۔ موجودہ وقت کے یہوواہ وٹنسز میں سے چند ایک اور باقی پُرانے زمانے کے لوگوں میں سے گنتی پُوری کی جائے گی۔ باقی کے یہوواہ وٹنسز کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اس زمین پر رہیں اور خوشی کی ابدی زندگی بسر کریں۔ گویا کہ ان کی دو قسمیں ہو گئیں (کون کس قسم سے تعلق رکھتا ہے اس کا فیصلہ یسوع مسیح ہی کریں گے) ایک وہ جو یسوع مسیح کے ساتھ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گے اور دوسرے وہ جو اس زمین پر ہی ابدی زندگی بسر کریں گے۔

اس وقت دنیا میں جو یہوواہ وٹنسز ہیں انہیں بعض اوقات "دیگر بھیڑیں" یا "جونا داب" (Jonadalu) بھی کہتے ہیں۔ یہ نام ۲ سلاطین ۱۰:۱۵ اور یرمیاہ ۳۵: ۶-۱۸ میں بادشاہ یہو (Jehu) کے ساتھی کے طور پر ملتا ہے۔ یرمیاہ ۱۹:۳۵ میں لکھا ہے:-

"Therefore thus
saith the Lord
of hosts, the God

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

of Israel. Jona-
dab the son of
Rechab shall
not want a man
to stand before
me for ever."

چنانچہ اس سے وہ یہ استنباط کرتے ہیں کہ سوائے ان کے جو یسوع مسیح کے ساتھ آسمانی بادشاہت میں داخل ہوں گے باقی تمام اس دنیا میں رہیں گے اور آسمانوں پر خدا کے حضور نہیں پہنچیں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ قادرِ مطلق خدا کی رضا کے مطابق دنیا کو چلایا جائے۔ اور وہ اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں تا لوگوں کو بتائیں کہ جس کا نام Jehovah ہے وہ عالمگیر حاکم ہے اور وہی دنیا میں نیکی کی آسمانی حکومت کا قائم کرنے والا ہے۔ یہی وہ حکومت ہے جس کے متعلق یسوع مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ تم دعا کرتے رہو کہ یہ حکومت قائم ہو۔ اس حکومت کے قیام سے دنیا کی حکومتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس وقوعہ کا اصل وقت وہی ہے جب کہ ہرمجدون کی جنگ لڑی جائیگی اور طاغوتی طاقتوں کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے گا۔

سبت

عام عیسائیوں اور یہوواہ وٹنسز کے مابین ایک اور نمایاں اختلاف سبت کے بارے میں ہے۔ عام عیسائی سبت کو یعنی اتوار کو (اگرچہ بعض عیسائی ہفتہ کو سبت قرار دیتے ہیں) آرام کا دن قرار دیتے ہیں اور اس دن کوئی کام کرنا مذہبی روح کے خلاف سمجھتے ہیں۔ (یہ اور بات ہے کہ جسے وہ کام نہیں سمجھتے یعنی کھانا پکانا اور کھانا اور گرجے جانا وغیرہ یہ بھی درحقیقت کام ہی ہیں) لیکن یہوواہ وٹنسز اس دن گھر گھر جا کر تبلیغ کرتے ہیں اور لٹریچر فروخت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ یہ مذہبی لٹریچر ہوتا ہے اس لئے اسکے فروخت کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ یہ اختلاف تو ہے اتوار کے دن سے متعلق لیکن جہاں تک لفظ سبت کا تعلق ہے عام عیسائیوں اور یہوواہ وٹنسز کی تشریح میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ عام عیسائیوں کے خیال میں سبت ہر ہفتہ آتا ہے۔ چاہے اُسے ہفتہ کا روز کہہ لیں یا اتوار کا لیکن یہوواہ وٹنسز اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سبت یہ چوبیس گھنٹے والا دن نہیں بلکہ اُس طوالت کا دن ہے جس طوالت کے وہ چھ دن تھے جن کے متعلق بائبل میں آتا ہے کہ خدا نے چھ دن کام کیا اور ساتویں دن آرام کیا اور یہ بات بائبل سے بھی واضح ہے کہ ان چھ دنوں میں سے ہر ایک دن ہزاروں سال کا تھا۔ ساتویں روز (جبکہ خدا نے آرام کیا) کے مطابق اگر دیکھا جائے تو ان میں سے ہر روز سات ہزار سال کا تھا۔ انسانی پیدائش چھٹے دن کے آخری حصہ میں ہوئی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کی تیاری کے ۴۲۰۰۰ سال بعد

انسان کو پیدا کیا گیا تھا۔ اِس طرح سات روز کا دَور ۴۹۰۰۰ سال کے بعد مکمل ہوگا۔ بائیبل سے پتہ چلتا ہے (یہوواہ وٹنسز کے خیال کے مطابق) اس دَور کی تکمیل میں اب صرف ایک ہزار سال کے قریب (اس سے کچھ ہی زیادہ) عرصہ باقی ہے۔

یسوع مسیح نے سبت کو یہودیوں کے قانون کے مطابق قائم رکھا تھا لیکن یہوواہ وٹنسز کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسا اس لئے کیا کہ وہ توریت کے قانون کے پابند تھے۔ انہوں نے ختنہ بھی کرایا تھا اور عشائیہ وغیرہ کی تقاریب میں بھی حصّہ لیتے تھے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کے پیرو بھی ایسا ہی کریں۔ ان کے لئے ہفتہ کے تمام دن برابر ہیں اور ہر وہ دن اور ہر وہ وقت جبکہ یسوع مسیح کے ذریعہ خدا کی اطاعت کا اظہار کرتے ہیں وہ اس سبت میں شریک ہوتے ہیں جو خدا کے آرام کا دن ہے۔

جب یہوواہ کا سبت کا سات ہزار سالہ دن ختم ہوگا تو اس وقت دنیا میں بسنے والے لوگ نہایت پاکیزہ ہو چکے ہوں گے اور اپنی تخلیق کی تکمیل کو پہنچ چکے ہوں گے اور یہوواہ خدا کی برکات سے بہرہ اندوز ہو رہے ہوں گے۔ ان کی تکمیل اور پاکیزگی بالکل ویسی ہی ہوگی جیسی کہ اس روز جبکہ چھ دن کے کام کے بعد اس نے آرام کرنیکا فیصلہ کیا تھا۔

طریق کار

یہوواہ وٹنسز کے طریق کار کے متعلق یورپ کے ایک اخبار میں ایک کارٹون شائع ہوا تھا جس میں ایک شخص کو اپنے گھر کا دروازہ بند کرتے اور دوسرے کو ایک پاؤں باہر اور ایک اندر کئے دکھایا ہوا تھا۔ مطلب یہ تھا کہ یہوواہ وٹنس نے دروازہ کھٹکھٹایا، گھر والے نے دروازہ کھولا اور یہوواہ وٹنس کو دیکھتے ہی بلائے بے درماں سمجھتے ہوئے دروازہ بند کرنے کی کوشش کی لیکن ابھی وہ دروازہ بند نہ کر پایا تھا کہ یہوواہ وٹنس نے ایک پاؤں جلدی سے اندر رکھ دیا اور اصرار کرنے لگا کہ اسے اندر داخل ہونے دیا جائے تاکہ وہ اپنا پیغام پہنچا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہوواہ وٹنسز تبلیغ کے سلسلہ میں بلائے بے درماں ہی بن جاتے ہیں۔ ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور اندر داخل ہو کر تبلیغ کرنے پر مُصر ہوتے ہیں۔ اِس تحریک کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہر شخص انفرادی ذمّہ داری محسوس کرے اور اپنے آپکو مبلّغ سمجھتا ہوا ہر روز تبلیغ کرے۔ اتوار کے روز تو ضرور ہی کرے۔ آپ کو بعض علاقوں میں سڑکوں پر اور چوراہوں پر یہوواہ وٹنسز کھڑے گلے میں بڑے بڑے بورڈ لٹکائے اور اپنے رسالے یا کتابچے فروخت کرتے ہوئے ملیں گے اور اصرار کریں گے کہ ان کا لٹریچر ضرور خریدا جائے۔ لٹریچر ہوتا بھی کم قیمت ہے، تین پنس یا چھ پنس۔ زیادہ سے زیادہ شلنگ دو شلنگ۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ (جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں) یہی طریق پرانے زمانے میں استعمال ہوتا تھا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یسوع مسیح نے بھی یہی طریق استعمال کیا تھا بڑے بڑے گاؤں پر اور چوراہوں پر اور گھر گھر جا کر وہ اپنا پیغام پہنچاتے تھے۔ ان کا خیال ہے کہ صرف گرجوں میں تبلیغ کرنے سے ہر شخص کو تبلیغ نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے نہ وہ گرجوں میں تبلیغ کرنے کے قائل ہیں اور نہ وہ گرجے بنا کر اپنا روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ وہ دوستوں کے گھروں میں "مطالعہ بائبل" کی کلاسیں ترتیب دیتے ہیں اور اس کو تربیت اور تبلیغ کا مؤثر ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ہر شخص کو تبلیغ کا ذمہ دار ٹھہرانے کے سلسلہ میں ان کا اصول یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تبلیغ نہیں کرتا وہ یہوواہ وٹنسز میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ تبلیغ کرنا گواہی دینے کے مترادف ہے۔ پس اگر کوئی تبلیغ نہ کرے تو اسے گواہانِ خدا میں کس طرح شمار کیا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں:۔

"Jehovah's witnesses are a society of ministers. As a body they are a missionary group."

(P. 216 L.G.T)

اگرچہ سب کے سب یہوواہ وٹنسز مبلغ ہی کی طرح کام کرتے ہیں لیکن بہرحال ان میں سے کچھ لوگ دوسروں سے زیادہ سیکھتے ہیں اور زیادہ بہتر کام کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ انہیں تبلیغ کی خاص اجازت دی جاتی ہے اور ان سے زیادہ وسیع پیمانے پر کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس زمرہ میں صرف بالغ مرد ہی شامل نہیں ہوتے بلکہ عورتیں اور بچے بھی۔ بچوں کو خاص طور پر اس کام کے لئے تیار ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

یہاں ایک بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اور وہ یہ کہ چونکہ وہ ہر مجددین کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے وہ کسی بھی موجودہ حکومت کو صحیح معنوں میں حکومت نہیں سمجھتے۔ وہ گویا ہر حکومت کی تباہی کا بیتابی سے انتظار کرتے ہیں تاکہ (ان کے خیال میں) خدا کی بادشاہت کا آغاز ہو سکے۔ ان کے اس نظریئے نے متعدد ممالک میں ان کے لئے مشکلات پیدا کی ہیں۔ بعض علاقوں میں تو ــــ ان کے اپنے بیان کے مطابق ــــ حکومتوں نے انکو ملیا میٹ کرنے کے لئے ہر قسم کی سختی کو روا رکھا ہے۔ آخر جو لوگ حکومت کی تباہی کا بیتابی سے انتظار کریں ان کے ساتھ حکومت سختی نہ کرے تو کیا کرے۔ حال ہی میں افریقہ کے ایک ملک میں ان پر ہولناک سختیوں کی رپورٹ ان کے رسالہ Awake میں شائع ہوئی ہے۔ اسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ اس رپورٹ کے متعلق یہ کہنا مشکل ہے کہ اس میں رنگ آمیزی کتنی ہے اور حقیقت کتنی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہوواہ وٹنسز کے عقائد پر ایک ناقدانہ نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب تک مَیں نے جو کچھ کہا ہے وہ محض ایک غیر جانبدارانہ بیان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تحریک کب اور کس طرح شروع ہوئی؟ کس نے اور کہاں شروع کی؟ اِس تحریک کے مخصوص عقائد کیا ہیں اور دیگر عیسائیوں سے کس طرح مختلف ہیں اور اِس تحریک کے ممبروں کا طریق کار کیا ہے؟

مَیں سمجھتا ہوں کہ ان کے عقائد پر ایک ناقدانہ نظر ڈالنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا جیسا کہ احبابِ کرام نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ عام عیسائیوں سے یہوواہ وٹنسز کو بعض بنیادی باتوں میں اختلاف ہے۔ مثلاً وہ یسوع مسیح کو ازلی نہیں مانتے۔ نہ وہ اسے قادرِ مطلق خدا کے برابر مانتے ہیں۔ خدا تو اُسے ضرور کہتے ہیں اور محاورۃً خدا کا بیٹا بھی۔ لیکن اسے چھوٹا اور مخلوق خدا مانتے ہیں۔ جب اُسے مخلوق ہی مان لیا تو پھر خدا کا لفظ اس کے لئے استعمال کرنا تو محض عادت سے مجبوری ہی کہلا سکتا ہے۔ اور چونکہ یسوع مسیح کو صحیح معنوں میں خدا نہیں مانتے اس لئے تثلیث کے بھی قائل نہ ہوئے۔ تثلیث کا تو وہی قائل ہو سکتا ہے جو تین برابر کے خدا مانے اور اس بات پر یقین رکھے کہ تینوں ازلی ابدی ہیں اور از خود ہیں۔ یہوواہ وٹنسز یہ باتیں ہرگز نہیں مانتے۔ مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق بھی دوسروں سے اختلاف رکھتے ہیں۔

یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اِس تحریک کے بانی نے یا اس کے بعد اس کے جانشینوں نے اسلام کا بالاستیعاب مطالعہ کیا تھا یا نہیں لیکن اِس تحریک پر غور کرنے والے یہ نتیجہ اخذ کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اسلامی تعلیمات کا ان پر اثر ضرور تھا۔ اگرچہ عیسائیت سے اسلام تک کا وہ پورا فاصلہ تو طے نہیں کر سکے لیکن عیسائیت کے مروجہ عقائد کو خیرباد کہہ کر جس راہ پر وہ چل پڑے ہیں وہ انہیں (اگر یہ لوگ اپنا سفر جاری رکھیں) اسلام کی منزل پر لا سکتا ہے۔ صرف ایک ہستی کو برتر و اعلیٰ ماننا اور صرف اسی کو خدائی صفات دینا ـــــ دوسرے الفاظ میں صرف ایک ہستی کو قادرِ مطلق ماننا اسلامی عقیدہ ہے اور یہی یہوواہ وٹنسز نے اپنانے کی کوشش کی ہے۔

یسوع مسیح کو ازلی ابدی اور خدا کے ساتھ برابر کی صفات کا حامل قرار دینا عیسیٰ علیہ السلام کی دی ہوئی تعلیم کے چہرہ پر بدنما داغ تھا جو بعد کے لوگوں نے لگایا۔ اسلام نے اس کی پُرزور الفاظ میں تردید کی اور صاف صاف کہا کہ وہ صرف ایک انسان تھے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور اپنی قوم کے لئے رہنما اور اسوہ۔ نہ تو وہ خدائی صفات کے حامل تھے اور نہ ہی انہوں نے کبھی اس بات کا دعویٰ کیا تھا۔ یہوواہ وٹنسز اسلام کی تعلیم تک پوری منزل تو طے نہیں کر سکے لیکن وہ اتنا ضرور کہنے لگے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور خدائی مخلوق کا کسی اَور کو خالق قرار دینا کلمۂ کفر

ہے۔ وہ یسوع مسیح کو اللہ تعالیٰ کی سب سے پہلی
تخلیق مانتے ہیں لیکن اس پر کوئی دلیل نہیں دیتے۔
یہ بات اس لئے ناقابلِ قبول ہے کہ جب تک مسیح دُنیا
میں نہ آئے تھے ان کی کسی اَور رنگ میں موجودگی کا
قطعاً کوئی ثبوت نہیں۔ البتہ اِس بات سے کون
انکار کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں یسوع مسیح
کا وجود اسی طرح موجود تھا جس طرح باقی تمام مخلوق
کا۔ تثلیث کا تو وہ خود ہی پُرزور الفاظ میں انکار
کرتے ہیں اور اس کی تردید میں متعدد دلائل پیش
کرتے ہیں لیکن یہ ماننے سے کہ مسیح بھی اللہ تعالیٰ کی
مخلوق ہی تھے گو پہلی ہی مخلوق ہیں۔ کفارہ کا بھی رد
ہو جاتا ہے کیونکہ کفارہ کی تو بنیاد ہی یہ ہے کہ خدا
نے اپنے بے گناہ بیٹے کو صلیب دے کر ساری دُنیا
کے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دیئے اور اسے
نعوذ باللہ لعنتی قرار دے کر انسانیت کے موروثی
گناہ کی قیمت وصول کر لی لیکن اگر وہ خدا کے بیٹے نہ
تھے یعنی خدا کی تخلیق سے بالا نہ تھے تو کفارہ کیا معنی؟
بے گناہ تو اَور بھی کئی لوگ گزرے ہیں ان میں سے
کسی کو ہی صلیب دے کر گناہ کی قیمت وصول کی جا سکتی
تھی۔ یسوع مسیح کی اس میں کیا خصوصیت ہوئی۔ وہ
مُنہ سے کفارہ کا انکار نہ کریں لیکن معلوم ہوتا ہے
کہ یہ مسئلہ ان کی ذہنی اُلجھن کا باعث ضرور بنا ہوا
ہے کیونکہ ان کے عقائد میں یہ بات بھی شامل ہے کہ
صرف یہوواہ ہی منجی ہیں:-

"only Jehovah is the saviour"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو عیسائی یا مسیحی کہنے کی بجائے وہ یہوواہ
وٹنسز کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ چاہتے
ہیں کہ ان کا نام خدا کا رکھا ہوا نام ہو۔ بات تو
بہت اچھی ہے لیکن اس سے ہمارا یہ خیال اَور
بھی راسخ ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے متاثر
ہیں۔ یہ بات بار بار کہی جا چکی ہے کہ مذاہب میں
سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا
نام خدا نے خود رکھا ہے باقی تمام مذاہب کے
نام ان کے پیروؤں نے خود رکھے ہیں اور سوائے
اس کے کہ ان ناموں سے یہ ظاہر ہو کہ وہ کس پیشوا
کو مانتے ہیں اَور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔ مثلاً یہودی یہوداؑ
سے اور مسیحی مسیح سے لیکن اسلام کے معنے ہی اللہ تعالیٰ
کی مکمل اطاعت۔ چنانچہ یہوواہ وٹنسز نے بھی بائبل
میں سے یہ الفاظ لئے۔ تم میں یہوواہ ہو اور تم
میرے گواہ ہو یعنی وٹنسز ہو۔ اور اپنا نام یہوواہ
وٹنسز رکھ لیا۔

آخری زمانے کی علامات میں سے صرف اسلام
نے یہ خاص علامت بیان کی ہے کہ اشاعت کے
انتظامات انتہائی طور پر وسیع ہو جائیں گے۔ قرآن کریم
میں اِس امر کی طرف وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کے
الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ سب عیسائی فرقوں میں
سے صرف یہوواہ وٹنسز ہی وَاِذَا الصُّحُفُ
نُشِرَتْ کو آخری زمانے یا مسیح کی آمدِ ثانی کی علامت
قرار دیتے ہیں۔ اس کا مفصل ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

زیادہ غور کے ساتھ اس تحریک کا مطالعہ کیا جائے تو یقیناً کئی اور ایسی باتیں ملیں گی جن سے ظاہر ہوگا کہ اس کے عقائد اور طریق کار اسلام کی تعلیم سے مستنبط ہیں اگرچہ بنیاد غلط ہونے کی وجہ سے کئی نتائج غلط اخذ کئے گئے ہیں۔

ہم جو کہ ایک تبلیغی جماعت ہیں ہمارے لئے اس تحریک کی کیا اہمیت ہے۔ کیا اس کے عقائد ہمارے لئے مفید ہیں یا ہماری راہ میں روک ہیں؟ اس سلسلہ میں غالباً اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام نے تو بہر حال پھیلنا ہے اور لوگوں کے عقائد چاہے کیسے ہی ہوں آخر کار انہیں اسلام ہی میں امن و عافیت ملے گی۔ یہ ضرور ہے کہ بعض عقائد ایسے ہیں کہ اگر دماغ سوچنے والا ہو اور دل سمجھنے والا ہو تو اسلام کی تعلیم آسانی سے قبول کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو اسلام کے قریب آکر رُک جانے سے اسلام کی تعلیم تک پہنچنے میں دشواریاں زیادہ ہیں۔ بعض لوگ آدھی بات مان کر خوش ہو جاتے ہیں۔ اُن کی شدید بے چینی تو دُور ہو جاتی لیکن مکمّل چین کی خواہش بھی مفقود ہو جاتی ہے اور وہ تھوڑی سی سچائی پا کر مطمئن نظر آتے ہیں۔ یہوواہ وٹنسز کی بھی یہی کیفیت ہے۔ اسلام کے قریب آکر یہ رُک گئے ہیں۔ باقی کا فاصلہ طے کرنا اب اِس بات سے زیادہ مشکل ہے کہ سارا فاصلہ ایک ہی دفعہ طے کر لیا جائے۔

بہر کیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

امید ہے یہوواہ وٹنسز کے اِس ہلکے پُھلکے مطالعہ سے جو مَیں نے مختصراً پیش کیا ہے احباب کرام کو اس تحریک کے متعلق کچھ نہ کچھ نئی معلومات ضرور حاصل ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان معلومات کو ہمارے لئے بابرکت ثابت کرے اور انہیں اپنی تبلیغی مہم میں مفید طور پر استعمال کرنے کی توفیق دے۔ آمین

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ
رب العٰلمین ؛

○

ہاں مَیں نے لگائی ہے صدا تیری گلی میں
مَیں ڈھونڈ رہا ہوں رسن و دار کہاں ہیں

بھٹکا ہوں ہر اک راہ میں یہ سوچ سمجھ کر
شاید کہ یہی راہ تری راہگذر ہے

وہ کون لوگ ہیں منزل جنہیں بُلاتی ہے
مجھے تو حکم مِلا ہے کہیں قرار نہ کر

لے آئی ہے اِک لغزشِ پا یار کے در تک
اے کاتبِ تقدیر بس اِک لغزشِ پا اور

نجات ـــــ از روئے اسلام و عیسائیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم جناب مولوی عبدالباسط صاحب شاہد۔ مبلغ ٹبورا۔ مشرقی افریقہ)

عیسائی دنیا میں گناہ اور نجات کا مسئلہ کسی بھی اور مسئلہ اور عقیدہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ایک عیسائی جب تثلیث پر لیکچر دے رہا ہوتا ہے، یا قربانی اور کفارہ کا مسئلہ بیان کرتا ہے تو لازمی طور پر وہ گناہ ـــــ جسے بنیادی یا اصلی گناہ بھی کہا جاتا ہے ـــــ یعنی حضرت آدمؑ کا گناہ اور نافرمانی بیان کر کے ہی اپنا مدعا واضح کر سکتا ہے۔ قربانی بھی اسی گناہ کی معافی کے لئے ہے اور مسیح علیہ السلام کی مزعومہ و خود ساختہ خدائی و ابنیت بھی اسی گناہ کی مرہونِ منت ہے۔ حضرت آدمؑ کے مبینہ گناہ کی وجہ سے سارے بنی نوع انسان میں گناہ یا گناہ کی رغبت و کشش پیدا ہو گئی اور کوئی انسان بھی گناہ سے محفوظ نہیں رہا اور نہ رہ سکتا ہے۔ چونکہ خدا رحم ہے لیکن بلا معاوضہ معافی اس کے انصاف کے خلاف ہے اس لئے اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کو پیدا کیا یا اپنا اکلوتا بیٹا ہم کو بخشا اور اس کی قربانی کے طفیل ہم گناہ سے نجات پا سکے۔ یہ ہے مختصر لفظوں میں ساری عیسائیت کا خلاصہ۔ قطع نظر اس سے کہ قرآن مجید نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جانے والے گناہ سے ان کی بریت بیان کر دی ہے اور خود بائیبل میں بھی اس کے شواہد و قرائن موجود ہیں۔ اور قطع نظر اس سے کہ گناہ یا اس کی رغبت کا کسی ایک گناہ کی وجہ سے سارے بنی نوع انسان میں سرایت کر جانا خلافِ قیاس و واقعات ہے اور بائیبل میں ہی خدا کے کئی راستباز بندوں کا ذکر ہے جو گناہ سے محفوظ رہے۔ اور یہ امر بھی یقیناً قابلِ غور ہے کہ اگر عیسائیوں کا یہ دعویٰ بلا دلیل بطور فرضِ محال تسلیم کر لیا جائے کہ ابتدائی گناہ کی وجہ سے سب میں گناہ سرایت کر گیا تو مسیحؑ بھی گناہ کے اثرات سے محفوظ نہ رہ سکیں گے کیونکہ وہ ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوئے اور بائیبل کے بیان کے مطابق ـــــ (نہ کہ حقیقتاً) ـــــ عورت ہی گناہ کی اصل محرک و باعث تھی۔ اور یہ اصول تو اس لحاظ سے بھی ناقابلِ توجہ ہے کہ ایک بے گناہ پر ساری دنیا کے گناہوں کا بوجھ لاد دینا کہاں کا انصاف اور رحم ہے۔ پس اس نظریہ کو مان کر خدا کا رحم اور انصاف باقی نہیں رہتا بلکہ زیادہ غور سے دیکھا جائے تو اس کی ساری صفات سے ہی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسی منتقم ہستی ہے جو ایک انسان کے مزعومہ و مبینہ گناہ کو باوجود معافی مانگنے اور توبہ کرنے کے

معاف نہیں کر سکی اور اس کے انتقام کے جذبات اور کینہ وری صدیوں تک بنی نوع انسان کو سزا دینے کے بعد ابھی تک ویسے ہی ہے۔ العیاذ باللہ

موجودہ زمانے میں مذہب سے دُوری اور مذہبی اقدار سے بیگانگی اور بے رغبتی کی وبا عام ہے اسکی متعدد وجوہ ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک عیسائیوں کی مذکورہ بالا تصویری بھی ہے جب عیسائی پادری ہر ملک میں بہ صرف زرِ کثیر دن رات یہ پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں کہ گناہ سے کوئی بچ ہی نہیں سکتا اور گناہ کی اجرت موت ہے۔ اور خدا کے انصاف کا نہیں بلکہ انتقام و کینہ توزی کا وہ نقشہ کھینچتے ہیں جس کا سرسری ذکر اُوپر کیا گیا ہے تو عوام خواہ مخواہ ایسے خدا اور ایسے مذہب سے بیزار ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ دنوں انگلکن چرچ کے انگریز پادری سے خاکسار نے اپنی ایک گفتگو میں بڑی تفصیل سے اس بات کو بیان کیا اور بتایا کہ جب تک انسان میں امید باقی رہے اس میں نیکی کرنے اور آگے بڑھنے کی امنگ اور حوصلہ باقی رہتا ہے لیکن اگر اسے مایوسی کے اندھے غار میں دھکیل دیا جائے تو وہ ترقی کی امنگوں اور کام کرنے کے حوصلے اور طاقت سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے جو دن رات گناہ ہی گناہ بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو مذہب سے متنفر کرتے ہیں۔ مَیں نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد بھی سُنایا جس میں حضورؐ نے بطور مثال ایک گناہ گار انسان کا ذکر کیا ہے جس نے بڑی کثرت سے گناہ کئے تھے لیکن ابھی اسکے دل میں خشیتِ الٰہی باقی تھی اور اسکو توبہ کرنے کا خیال پیدا ہوا وہ ایک عالم ــــ یا زاہد خشک ــــ کے پاس گیا جس نے اس کا بیان سُن کر کہ مَیں بڑا گناہ گار ہوں حتیٰ کہ ننانوے انسانی جانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ چکا ہوں اُس زاہدِ خشک نے کہا کہ تمہارے جیسے گناہ گار اور خونی کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں اسپر مایوسی نے اُسے اِس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس مفتی کو بھی قتل کر دے لیکن اسکے بعد وہ کسی عارف سے ملا جس نے اس سے کہا کہ خدا کی رحمت اور انسان کے درمیان گناہوں کی کثرت یا کوئی اور چیز حائل نہیں ہو سکتی البتہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ اِس جگہ سے ہجرت کر کے نیک لوگوں کی فلاں بستی میں جا کر آباد ہو جاؤ۔ روایت کے مطابق وہ شخص رستہ میں ہی ہلاک ہو گیا لیکن اسکی ندامت اور توبہ کو شرفِ قبول حاصل ہوا اور خدا تعالیٰ کی غفاری و ستاری اور رحمت کے وسیع سایہ میں اسکو پناہ مل گئی۔

مَیں نے یہ بھی بیان کیا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق انسان میں دونوں قسم کی طاقتیں موجود ہیں وہ نیکی بھی کر سکتا ہے اور کرتا ہے، وہ بدی بھی کر سکتا ہے اور کرتا ہے لیکن نیکی کی کثرت سے توفیق پانے والا انسان ملائکہ سے ایسا تعلق پیدا کر لیتا ہے کہ پھر اسکو نیکیوں کی رغبت اور شوق بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ دنیا کی محبت اور گناہوں کی رغبت ختم ہو کر اس کی جگہ خدا کی محبت پیدا ہوتی اور اسکی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔

مذکورہ پادری صاحب دس سال سے مشن کی سروس

ہیں ہیں۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ ان دس سالوں میں آپ نے اپنے ہر لیکچر میں گناہ کا ذکر تو ضرور کیا ہوگا اور یہ بھی بتایا ہوگا کہ گناہ کی رغبت کی وجہ سے انسان یقیناً گناہ کرتا ہے کیا آپ نے کبھی کسی لیکچر میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ انسان کے اندر نیکی کی رغبت اور خواہش بھی پائی جاتی ہے؟ اس پر پادری صاحب نے فوراً جواب دیا کہ ہاں یہ درست ہے مَیں نے نیکی کی رغبت کے متعلق کبھی بیان نہیں کیا اور ہمارے لیکچر بالعموم گناہ کی رغبت کے مضمون پر ہی ہوتے ہیں۔ پادری صاحب نے یہ بھی کہا کہ یہ اچھا پوائنٹ ہے اور مَیں اس پر غور کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نجات کے مسئلہ کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں کیا خوب بیان فرمایا ہے:-

"یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنّم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبّت میں محو ہے اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچّی محبّت کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیونکر موردِ عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تم سچ کہو کہ کیا تم اپنے ایک بچّے کو جس سے تم بہت ہی محبّت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبّت ہے ان لوگوں کو جو اُس سے پیار کرتے ہیں اور ذرّہ ذرّہ ان کا اس کی محبّت میں مستغرق ہے کیونکر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوبِ حقیقی سے اسقدر محبّت کرے کہ وہ خود اس بات کو محسوس کرے کہ درحقیقت اسکے سوا کوئی اسکا محبوب اور پیارا نہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ اسکے لئے خود اپنے نفس کی محبّت بھی چھوڑ دے اور اسکے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔ جب اس نقطۂ کمال کو پہنچ جائیگا تو بلاشبہ وہ نجات یافتہ ہے۔ اور اس مرتبۂ محبّت پر نہ کسی تناسخ کے چکّر کی اسے ضرورت ہے اور نہ اس کو اپنے لئے کسی کو صلیب دینے کی ضرورت ہے۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی خبریں

مرتبہ عطاء المجیب راشد

کاروانِ اسلام!

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے جماعتِ احمدیہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور دنیا کے وہ خطّے جو توحید کی منادی سے ناآشنائے محض تھے آج ان دُور افتادہ اور گمنام خطّوں سے توحید کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ایک قلیل التعداد جماعت کا، اپنے محدود وسائل کے ساتھ، خدمتِ اسلام کا یہ جذبہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے جملہ مشنوں کی تبلیغی مساعی میں بہت برکت دے اور جلد از جلد ساری دنیا کو اسلام کے نور سے منوّر کر دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل میں ہم جماعت احمدیہ کے چند ایک مشنوں کی کوششوں کا مختصر سا خاکہ پیش کرتے ہیں:۔

تنزانیا مشن

دارالسلام ملک کا دارالحکومت اور جماعتِ احمدیہ تنزانیا کا مرکز ہے۔ مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے گزشتہ دنوں دو ہفتوں تک مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ ازنگا کے دورہ کے بارہ میں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ازنگا پہنچنے سے قبل وہاں کے ریجنل پولیس کمانڈر صاحب (جو غیر از جماعت ہیں) کو جب خاکسار کے دورے کا علم ہوا تو انہوں نے جماعت سے درخواست کی کہ خاکسار قیامِ ازنگا کے دوران ان کا مہمان ہو.....

خاکسار چار دن وہاں رہا۔ اس عرصہ میں ریجنل پولیس کمانڈر صاحب گیسٹ ہاؤس میں خاکسار سے ملاقات کے لئے آئے اور دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ ان کے دفتر میں بھی خاکسار کو ان سے اور ان کے علیسائی سیکرٹری سے طویل گفتگو کرنے کا موقع میسّر آیا جس سے ریجنل پولیس کمانڈر صاحب بہت متاثر ہوئے۔ اسی دن

انہیں ایک سفر پر بھی جانا تھا مگر
انہوں نے روانگی ملتوی کر دی۔"

دارالسلام میں والدین کی ایسوسی ایشن TAPA کے سیکرٹری تعلیم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جماعتی مساعی کو بہت سراہا اور لٹریچر حاصل کیا۔ ایسٹ افریقہ کی مشہور شخصیت شیخ عبداللہ صالح الفارسی کے بھائی دو مرتبہ مشن ہاؤس میں گئے اور تبادلہ خیالات کرتے رہے مشن کی طرف سے سواحیلی اخبار باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ یکم تاریخ سے قبل ہی لوگ اس کے انتظار میں لگ جاتے ہیں۔

مورو گورو مشن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤس کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اب مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب جماعت نے اجتماعی وقارِ عمل کیا۔ مکرم مولٰنا چوہدری عنایت اللہ صاحب نے مورو گورو کے قرب وجوار کا دورہ کیا۔ مکویونی کا دورہ خاص طور پر بہت کامیاب رہا۔ مشن ہاؤس میں ایک پادری آئے جو ایک مسلمان شیخ کے بیٹے ہیں مگر بدقسمتی سے اسلام سے بدظن ہو کر عیسائیوں کے مٹاد بن چکے ہیں۔ مکرم مولٰنا صاحب سے طویل گفتگو کے بعد اب ان کا ایمان عیسائیت سے اُٹھ گیا ہے اور وہ اسلام میں داخل ہونے کے بارہ میں غور کر رہے ہیں۔

ٹبورا مشن میں مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب رازی اور مکرم مولوی عبدالباسط صاحب اور ایک افریقن معلم عبداللہ علی صاحب مصروفِ کار ہیں۔ ان مبلغین نے ٹبورا کے سکولوں میں حج اور قربانی کے موضوعات پر چار تقاریر کیں۔ مرکزی جیل میں جا کر بھی تینوں مبلغین وقتاً فوقتاً قیدیوں سے مذہبی و اخلاقی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

موانزہ مشن میں مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب نے ستیانگا کے ایریا کمشنر اور سیکرٹری سے ملاقات کی۔ حرمتِ خنزیر اور مسیح کی آمدِ ثانی کے موضوعات پر گفتگو کا موقع ملا۔ مکرم حافظ صاحب نے ایک روز سکول میں بچوں کو دینیات کا سبق پڑھایا۔ بکوبہ مشن میں مکرم یوسف عثمان صاحب نے ایک سوشل چرچ میں اسلام پر تقریر کی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ آپ جیل خانہ میں جا کر قیدیوں کو باقاعدگی سے قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔

سکینڈے نیویا

سکینڈے نیویا کے تینوں ممالک ناروے، سویڈن اور ڈنمارک میں آنریری مقامی مبلغینِ اسلام سرگرمِ عمل ہیں۔ ہیڈ کوارٹر کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں ہے جہاں حال ہی میں احمدی مستورات کے چندہ سے مسجد نصرت جہاں تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر سے لوگوں میں اسلام میں عورت کے مقام وغیرہ کے متعلق خیالات میں خاص تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ احمدی مستورات کی طرف سے قربانی اور تبلیغ اسلام کا یہ جذبہ ان لوگوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں احمدی خواتین تبلیغِ اسلام کے کام میں مرکزی مبلغین کی زیرِ ہدایت سرگرمی سے مصروفِ عمل ہیں۔ اس ملک میں اسلام سے لوگوں کی دلچسپی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اِس ملک میں اسلام سے متعلق بڑھتی ہوئی دلچسپی کا ایک پہلو یہ ہے کہ چرچ سوسائٹی نے ایک اسلامک کمیشن مقرر کیا ہے اور اس کی کمیٹی احمدیت پر بھی ریسرچ کر رہی ہے۔ اس کمیشن نے ایک کتاب "اسلام ڈنمارک میں" تیار کی ہے۔"

ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ بہت مقبول ہو رہا ہے۔ احمدیہ گزٹ (سویڈش زبان میں) کے علاوہ ایک رسالہ "ایکٹوا اسلام" سکینڈے نیویا کی تینوں زبانوں میں یکجا شائع کیا جاتا ہے۔

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس، مکرم سید کمال یوسف صاحب اور سویڈن کے مقامی مبلغ محمود ارکسن صاحب نے گوٹے برگ کا سفر اختیار کیا جو سکینڈے نیویا کے قریباً وسط میں واقع ہے۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی ہے ۲۰ افراد قبولِ حق کی سعادت حاصل کر کے حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔

پہلے یورپین احمدی مسٹر غلام احمد صاحب نیز مسٹر عبدالسلام صاحب میڈسن نے وقفِ عارضی کے ماتحت کئی روز مشرقِ اوسط میں گزارے۔ سویڈش احمدی مسلم مسٹر محمود سیف الاسلام ارکسن کو امسال حجِ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی جرمنی

فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں جماعتِ احمدیہ کے قیام اور تعمیرِ مسجد کی دس سالہ پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ فرانکفورٹ مشن کی تاریخ میں پہلی مرتبہ فرانکفورٹ کے میئر کے علاوہ کئی اعلیٰ افسرانِ حکومت، سفارتی نمائندوں، اہم ادارہ جات کے سربراہوں، یونیورسٹی کے پروفیسروں، سیاسی پارٹیوں کے راہنماؤں اور اہم مذہبی شخصیات نے کثرت سے اِس تقریب میں شرکت کی۔ اِس دس سالہ تقریب کی رُوحِ رواں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ چنانچہ آپ نے چھ مختلف تقاریب میں پُوری دلچسپی اور خندہ پیشانی سے شرکت فرمائی۔ اِس تقریب کے دَوران محترم چوہدری صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔ ملکی ریڈیو کے علاوہ سمندر پار پروگرام کے تحت اُردو اور انگریزی میں بھی محترم چوہدری صاحب کے انٹرویو نشر کیے گئے۔

دس سالہ تقریبات کے سلسلہ میں آخری اجلاس ۱۸ر اپریل کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں ہالینڈ، سپین، سویڈن اور برطانیہ کے سفارتی نمائندوں نے شرکت کی۔ فرانکفورٹ کے میئر ڈاکٹر فائے کے علاوہ بلدیہ کے اہم افسران نے بھی

شمولیت کی۔

ہمارے مخلص نوجوان بھائی محمود اسمٰعیل زدلش نے مشن کی دس سالہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ کے بعد فرانکفورٹ کے میئر ڈاکٹر ڈبلیو فائے نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس امر کی یقین دہانی کرائی کہ وہ اور ان کے رفقاء کار مسجد اور مشن کی ہر ممکن اخلاقی امداد کے لئے ہمیشہ ممد اور معاون رہیں گے۔ اس کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے مختصر خطاب کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

اِن دس سالہ تقریبات کے موقع پر ٹیلیویژن اور ریڈیو کے علاوہ ملک کے تمام اہم اخبارات نے بڑے عمدہ پیرائے میں مشن کی سرگرمیوں کا اعتراف کیا۔

انڈونیشیا

گزشتہ دنوں بنڈونگ میں ہمارے احمدی مبلغ مکرم مولوی عبدالحی صاحب نے ایک دلچسپ اور مفید تبلیغی گفتگو کی۔ بنڈونگ کی انجینئرنگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے ہماری جماعت کو مذہبی مسائل پر تبادلہ خیالات کی دعوت دی جسے فوراً قبول کرلیا گیا۔ مختصر شرائط طے کرنے کے بعد تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ سب سے پہلے مسئلہ ختم نبوت پر گفتگو ہوئی۔ ہمارے احمدی مبلغ نے قرآن مجید کی آیات پیش کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی۔ پروفیسر صاحب نے اس کے جواب میں چند احادیث پیش کیں جن کا جواب احمدی مبلغ نے اپنی جوابی تقریر میں دیا۔ بعد ازاں حاضرین کی طرف سے بھی سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔ الحمدللہ کہ اس تبلیغی گفتگو کا بہت عمدہ اثر ہوا اور ایک وسیع علم دوست طبقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

غانا

یوم خلافت کے موقع پر مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جلسے منعقد کئے گئے۔ مرکزی جلسہ سالٹ پانڈ کی مسجد میں ہوا جس کی صدارت محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج نے فرمائی۔ جلسہ میں مکرم مسعود جانسن، مکرم جبریل سعید صاحب اور مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزاد نے تقاریر کیں۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں کمیونٹی سنٹر اکرا میں ایک جلسہ وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت الحاج ابو وحمہ کمشنر برائے سیکرٹریٹ N.L.C نے کی۔ مکرم عبداللہ اسحاق، مکرم الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب اور مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس جلسہ کی خبر ڈیلی گرافک اخبار نے شائع کی۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک اور جلسہ احمدیہ پرائمری سکول سالٹ پانڈ میں بھی منعقد ہوا جس میں مکرم آدم بنارکو، مکرم جبریل سعید، مکرم مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحکیم صاحب جوزاء اور صدر جلسہ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں سالٹ پانڈ کے اردگرد کی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔

مسجد کا سنگ بنیاد

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے یہ خوشکن اطلاع بھجوائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا میں ایک اور مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوگیا ہے۔ مسجد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تقریب کا ذکر کرتے ہوئے آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماہ مئی میں بیرونگ اہافو ریجن کے جماعتی ریکنیل مرکز TECHIMAN کی پختہ اور وسیع مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی جس میں ریجن کی تمام جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ تقریب کے جلسہ کی صدارت پیرامائونٹ چیف TECNIMAN نے کی جو مختلف ماتحت چیفس کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ خاکسار، مکرم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ غانا الحاج محمد آرتھر صاحب اور مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں خاکسار نے دعاؤں کے ساتھ مسجد کی بنیاد رکھی۔"

سنگِ بنیاد رکھے جانے کی خبر کو ریڈیو نے نشر کیا اور دو اخبارات ڈیلی گرافک اور ٹائمز نے شائع کیا۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور غانا کی سرزمین کو ایک اور خانۂ خدا کی برکت سے معمور کر دے، آمین۔

گیمبیا

مکرم مولوی اقبال احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون مرکز کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۲۶ مئی ۶۹ء کو سیرالیون سے گیمبیا (مغربی افریقہ) جانے کے لئے روانہ ہوئے اور اسی روز شام کو سات بجے خیریت سے گیمبیا پہنچ گئے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج مشن سیرالیون نے اطلاع دی ہے کہ ان کی روانگی سے قبل ان کے اعزاز میں ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا جس میں ان کی خدمات کو سراہا گیا اور دعاؤں کیساتھ الوداع کہا گیا۔

مکرم مولوی صاحب موصوف پہلی بار ۲۰/۶۱ کو ربوہ سے سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ قریباً سوا تین سال تک خدماتِ سلسلہ بجالانے کے بعد آپ ۲۹/۹/۶۴ کو ربوہ واپس تشریف لائے۔ دوسری بار آپ ۳۱/۱۰/۶۷ کو سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے۔ اب سیرالیون سے گیمبیا تشریف لے گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا گیمبیا میں جانا مبارک کرے اور مزید خدماتِ سلسلہ کی بجاآوری کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی اشارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَآءِ

کہ ہمارے آسمانی اشارہ اور وحی کے نتیجہ میں لوگ تیری مدد و نصرت پر کمربستہ ہو جائیں گے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس آسمانی ہدایت اور خدائی اشارات کے ایمان افروز نظارے ہمارے ایمانوں کو تازہ کر رہے ہیں۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شمس مبلغ سکینڈے نیویا تحریر فرماتے ہیں:۔

"یوگوسلاویہ کے ایک دوست نے دوران گفتگو اپنی ایک خواب کا ذکر کیا کہ خواب میں اسکے سامنے ایک سفید پگڑی پہنے گھنی لمبی سفید داڑھی والا شخص ظاہر ہوا جس کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا جسے بیعت کا کاغذ کہا گیا۔ اسے خواب میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ جنت میں داخل ہونے کا کاغذ ہے۔ جب اس شخص نے اپنی اس خواب کا ذکر کیا تو میں نے اسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی فوٹو دکھائی تو فوراً پکار اُٹھا کہ یہی وہ شخص ہے جسے اس نے خواب میں دیکھا ہے۔ آخر میں خاکسار نے بیعت فارم کا ذکر کیا تو کہنے لگا کہ میری تسلی ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس نے بلا توقف جماعت میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ الحمد للہ۔"

مسلم مشن جنوبی افریقہ کی سرگرمیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنوبی افریقہ میں جماعت احمدیہ کا ایک فعال مشن قائم ہے اور افریقہ کے اس دور دراز علاقہ میں بھی اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ ۱۹۶۸ء کی سالانہ رپورٹ کا نہایت مختصر خلاصہ پیش خدمت ہے:۔

تبلیغ اسلام

۳۵ افراد نے مشن ہاؤس میں آکر اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ ان زائرین سے تبلیغی گفتگو میں مجموعی طور پر ۴۲ گھنٹے صرف ہوئے۔ ۳۶۴ تبلیغی کتب تقسیم کی گئیں۔ قرآن کریم کے ۱۱ نسخے مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ جنوبی افریقہ سے شائع ہونے والے اخبارات العصر (انگریزی) اور البشریٰ (انگریزی) کے آٹھ ہزار نسخے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ مختلف دیگر جماعتی رسائل بھی کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے۔

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ہمارے جماعتی رسائل العصر اور البشریٰ اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ العصر سہ ماہی رسالہ ہے۔ یہ رسالہ گزشتہ دس سال سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے اور پچاس سے زائد ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ اس رسالہ میں اسلامی تعلیمات اور ان پر اعتراضات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔

اِس کے علاوہ البُشریٰ بھی بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اس کے ذریعہ بھی اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی جاتی ہے اور اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی و تربیتی مساعی

نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے۔ جس میں احمدی دوست کثیر تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ہر سوموار کو بچوں اور نوجوانوں کے لئے تعلیمی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ اِن کلاسوں میں بچوں کو امتحانات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے۔ یوم والدین کی تقریب بھی منائی گئی جس میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ جماعت کی اپنی لائبریری قائم ہے جس میں امسال ۳۱ کتب کا اضافہ ہوا۔

متفرق مساعی

جنوبی افریقہ میں مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہیں اور سرگرم عمل ہیں۔ احمدی مستورات کی تنظیم لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہے اور پوری مستعدی سے کام کر رہی ہے۔

دوران سال مختلف تقاریب منعقد ہوتی رہیں جن میں مختلف احباب نے تقاریر کیں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جناب ایم۔ جی ابراہیم صاحب نے تقریر کی۔ جناب ای ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے "والدین اور بچوں کے حقوق" اور "غلبۂ اسلام کے لئے قربانیاں" کے موضوع پر خطاب کیا۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی کوششوں میں بہت برکت دے اور بہت جلد اِس خطۂ ارض کو بھی اسلام کے نور سے منوّر کرے۔ آمین +

احمدیہ سیکنڈری سکول بو کی عظیم الشان کامیابی

مغربی افریقہ میں ہمارے سکول اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف تعلیم میں بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی ہمیشہ نمایاں حیثیت حاصل کرتے رہے ہیں حال ہی میں سیرالیون (مغربی افریقہ) سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بفضلِ خدا اِس دفعہ احمدیہ سیکنڈری سکول بو (Bo) نے فٹ بال انٹرنیشنل چیمپین شپ جیت کر اسلامی سکولوں کی نیک نامی میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی سکول کے لئے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین +

اچھوتے اور بے مثل
ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
جڑاؤ و سادہ سٹ
اور
چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ، دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

هُوَالشَّافِی
بواسیر
پائلز کیور PILES CURE
کے صرف چار کیپسولز سے ختم۔ قیمت -/۱۰
نمونہ کی ایک خوراک مفت
کیومیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کمرشل بلڈنگ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

هُوَالشَّافِی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ هُوَالنَّاصِر
روگ کا سوگ نہ کر!
دمہ، ضیق النفس، اور بلغمی کھانسی کی بیماری سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے!
کیونکہ
اس بیماری کا فوری اور یقینی علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر
کیا جاتا ہے جس سے بفضلِ خدا ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں
اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا
علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے
مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں
ماہر معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی وغیرہ خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد بنگوی (سرشیر والے)
غلام محمد آباد شاہی چوک محلہ دارالفضل ڈی ۱۳۵ شہر لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لیے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مفید عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے

کامیاب علاج!

کرشمہ حکمت

خارش ہر قسم۔ دھدّر۔ بالچر۔ چنبل۔ گنج اور لوط کا

کامیاب علاج!

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل غربی چک چھٹہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

زرعی و صنعتی ضروریات کیلئے

احمد کولڈ سٹارٹ

ڈیزل آئل انجن

بارہ تا پچاس ہارس پاور

چلنے میں دریا، مضبوط، کم خرچ اور گارنٹی شدہ

تیار کردہ:- نور سنز مکینیکل انجینئرز

ڈسکہ ضلع سیالکوٹ